رسالہ فی فضائل معاویہ
رضی اللہ عنہ

رساله فی فضائل معاویه از علامه محمد حیات سندهی رحمة الله علیه

اردو ترجمه از علامه عبد الله فهیمی سندهی حنفی

رسالة في فضائل معاوية رضي الله تعالى عنه

١٨

بسم الله الرحمن الرحيم

روى الامام احمد في مسنده باسناد لا باس به ان شاء الله انه قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم اللهم علمه الكتاب والحساب وقه العذاب وروى

الطبراني في الاوسط بسند ضعيف عنه صلى الله عليه وسلم انه قال في حقه اللهم اهده

وجنبه الردى واغفر له في الاخرة والاولى وروى البزار والطبراني برجال

ثقات الا واحدا ففيه خلاف انه صلى الله عليه وسلم قال اشهدوا معاوية

امركم فانه قوي امين وروى الطبراني باسناد لا يخلو عن اختلال انه صلى

الله عليه وسلم قال لمعاوية اللهم علمه الكتاب والحساب ومكنه في البلاد

وقه سوء العذاب وروى الطبراني في الاوسط بسند لا يخلو عن خلل جاء

جبرئيل عليه السلام الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد استوص بمعاوية

فانه امين على كتاب الله تعالى ونعم الامير هو وروى الطبراني بسند فيه من لا يعرف

هو قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ورسوله يحبان معوية وروى الطبراني

بسند فيه مختلط عن عوف بن مالك انه راى في المنام ان معاوية من اهل

الجنة وروى الطبراني بسند ضعيف عن الاعمش قال لو رايتم معاوية لقلتم

هذا المهدي وروى الطبراني بسند وثق رواته وفي بعضهم خلاف عن عياض

انه قال قتلاي وقتلى معاوية في الجنة رواه الطبراني باسناد رجاله رجال
الصحيح الا واحدا وهو ثقة عن ابي الدرداء قال ما رايت احدا بعد
رسول الله صلى الله عليه وسلم اشبه صلوة برسول الله صلى الله عليه وسلم من
احدكم هذا يعني معاوية رضي الله عنه واخرج البخاري في صحيحه عن ابن عباس رض
انه قال في حق معاوية انه فقيه وانه صحب النبي صلى الله عليه وسلم واخرج ايضا
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في حق الحسن بن علي رضي الله عنهما ان ابني هذا
سيد لعل الله يصلح به بين فئتين عظيمتين من المسلمين وقد وقع الصلح بين معاوية رض
وجماعته وبين الحسن رض وجماعته فهذه شهادة منه صلى الله عليه وسلم بالاسلام
وفئة معاوية وهو شيعتها واخرج مسلم انه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تمرق مارقة
عند فرقة من المسلمين يقتلها اولى الطائفتين بالحق وفي رواية اقرب الطائفتين
من الحق قلت والطائفة المارقة هم الخوارج الذين خرجوا على علي رضي الله عنه
فقتل بعضهم وطائفته اولى الطائفتين بالحق والطائفة الثانية طائفة
معاوية رض فهذا يدل على ان معاوية رضي الله عنه وطائفته قريبون من الحق
وعلي رضي الله عنه وجماعته اقرب منهم اليه واخرج الترمذي عن النبي صلى الله عليه وسلم

انه قال

انه قال لمعاوية اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به هذا حديث حسن غريب واخرج عن
عمر انه قال لا تذكروا معاوية الا بخير فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول اللهم اهده واهد به قلت هذا يدل ان هذا الصحابي رض فيهم اجابة الدعوة
من النبي صلى الله عليه وسلم في حقه فمنع من ذكره الا بخير وهكذا ينبغي لمن يؤمن
بالله ورسوله صلى الله عليه وسلم واخرج البخاري عن ام حرام انها قالت سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اول جيش من امتي يغزون البحر قد اوجبوا
قالت ام حرام رض قلت يا رسول الله ادع لي انا فيهم قال انت فيهم ثم
قال اول جيش من امتي يغزون مدينة قيصر مغفور لهم فقلت انا فيهم يا رسول الله
قال لا وفي رواية له فخرجت مع زوجها عبادة بن الصامت رض
غازيا اول ما ركب المسلمون البحر مع معاوية رضي الله عنه وقوله اوجبوا
اي الرضوان او الغفران او النجاة من النيران او الفوز بالجنان وكيف ما
كان فيه شهادة في حق معاوية واصحابه الذين كانوا معه في تلك الغزوة
انهم من اهل الجنة وكفى بهذا شرفا وبشارة لمعاوية رضي الله عنه ونقل عن
ابن المبارك انه قال والله ان الغبار اللتي دخل في انف فرس معاوية
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل من عمر بن عبد العزيز بالغزوة

فينبغي للمؤمن ان لا يذكر معاويه وامثاله من الصحابه رضي الله تعالى عنهم
اجمعين الا بخير ومن ذكرهم بسوء تجانف في حقه ان يكون عظمه الله تعالى
ورسوله صلى الله عليه وسلم وما روي من الصحابة رضي الله عنهم مما لا
ينبغي صدوره منهم مفوض امرهم في ذلك الى ارحم الراحمين لانه
غفور كريم ط ط ط من فوائد الشيخ محمد حياة السندي المدني جزاه الله بجزائه
تمت الرسالة ١٢

رسالة في معاني الايمان

للشاه رفيع الدين الدهلوي

بسم الله الرحمن الرحيم

حامدا لله ربه ومصليا على محمد نبيه وحبيبه وعلى آله وصحبه يقول العبد
المسكين محمد رفيع الدين ثبته الله على اليقين دل استقراء الكتاب والسنة
على ان للايمان معاني شتى ذكرها الامام الغزالي في قواعد العقائد
من الاحياء ووالدي رضي الله عنه في اول القسم الثاني من الحجة البالغة واجلها
واعرفها التصديق وهو مركب من شيئين اضطراري واختياري فالاول
اليقين الذي لا يحتمل الزوال حالا ومآلا والثاني القبول والالتزام ويسمى
الاول معرفة والثاني تسليما ودل على فرقهما حال ابليس وقوله تعالى
وجحدوا بها واستيقنتها انفسهم وقوله تعالى يعرفونه كما يعرفون ابناءهم وان
فريقا منهم ليكتمون الحق وهم يعلمون وحديث صفوان بن عسال في قصة يهوديين
سألا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تسع آيات بينات فلما سمعاها
قبلا يديه ورجليه وقالا نشهد انك نبي قال فما يمنعكم ان تتبعوني فاعتذرا
بعذرين كاذبين فبعد الاقرار بقيا كافرين لعدم الالتزام والقبول وكذا حال

رسالہ فی فضل معاویہ رضی اللہ عنہ

مصنف علامہ محدث فقیہ شیخ محمد حیات سندھی مدنی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1163ھ)
مترجم: مولانا محمد عبداللہ تھیمی سندھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے ایسی سند کے ساتھ جس میں کوئی حرج نہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللھم علمہ الکتاب والحساب وقہ العذاب.

اے اللہ! معاویہ کو کتاب (قرآن) اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچا!

(مسند الامام احمد بن حنبل رقم الحدیث: 27.17152/383)

اور طبرانی نے اوسط میں ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا:

اللھم اھدہ بالھدی وجنبہ الردی واغفر لہ فی الآخرۃ والاولی.

اے اللہ! اسے ہدایت کے طرف رہنمائی فرما، اور ہلاکت سے بچا، دنیا اور آخرت میں اس کی مغفرت فرمادے! (المعجم الاوسط، رقم الحدیث: 1.1838/498)

اور طبرانی نے ثقہ رجال کے ساتھ روایت کی ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اشھدوا معاویۃ امرکم فانہ قوی امین.

اپنے امور میں معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو گواہ بناؤ، بے شک وہ طاقت ور اور امانت دار ہے۔

(البحر الزخار رقم الحدیث: 8.3507/433 مسند الشامیین رقم الحدیث: 2.1110/161)

اسی طرح طبرانی نے اوسط میں کیا ہے: بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا فرمائی کہ

اللھم علمه الکتاب و الحساب و مکنه فی البلاد وقه سوء العذاب.
اے اللہ! معاویہ کو کتاب (قرآن) اور حساب کا علم عطا فرما، اور اسے شہروں کی حکومت عطا فرما اور اسے برے عذاب سے بچا۔

(المعجم الکبیر، رقم الحدیث:18،628/252)

اسی طرح طبرانی نے اوسط میں روایت کی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، عرض کی:

یا محمد استوص معاویة فانه امین علی کتاب الله و نعم الامین ھو.
یارسول اللہ! معاویہ کے حق میں وصیت فرمائیے، بے شک وہ اللہ کی کتاب کے امین ہیں اور بہترین امین ہیں۔ (المعجم الکبیر، رقم الحدیث:3،3902/73)

اسی طرح طبرانی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الله و رسوله یحبان معاویة.
بے شک اللہ اور اس کا رسول معاویہ سے محبت کرتے ہیں۔

(مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ما جاء فی معاویة بن ابی سفیان، رقم الحدیث:9،15923/441)

اسی طرح طبرانی نے عوف بن مالک سے روایت فرمائی ہے کہ بے شک انھوں نے خواب میں دیکھا کہ معاویہ اہل جنت میں سے ہیں۔ (المعجم الکبیر، رقم الحدیث:18،686/307)

اسی طرح طبرانی نے اعمش سے روایت کی ہے کہ اگر تم معاویہ کو دیکھتے تو البتہ ضرور کہتے کہ یہ مہدی ہیں۔ (المعجم الکبیر، رقم الحدیث:18،691/308)

اور طبرانی نے مضبوط سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قتلای و قتلی معاویة فی الجنة.
میرے اور معاویہ کے درمیان جنگ کے مقتولین جنتی ہیں۔

(المعجم الکبیر، رقم الحدیث:18،688/307)

اسی طرح طبرانی نے صحیح رجال کی سند کے ساتھ ابو درداء سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ رسول اللہ کی نماز کے مشابہ نماز پڑھتا ہو۔ (مسند الشامیین، رقم الحدیث:1،282/168)

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ (ابن عباس) رضی اللہ عنہ نے معاویہ کے حق میں فرمایا: بے شک یہ فقیہ (مجتہد) ہیں اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب ذکر معاویۃ رقم الحدیث:3764، 2/479)

اسی طرح امام بخاری روایت کرتے ہیں:

إِنَّ ابْنِی هٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ یُصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروائے گا۔

(صحیح البخاری کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب ذکر مناقب الحسن والحسین رقم الحدیث:3746، 2/476)

پس تحقیق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور آپ کی جماعت اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور آپ کی جماعت کے درمیان صلح واقع ہوئی ہے۔ پس یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سے یہی گواہی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور اس کی جماعت اسلام پر تھی۔

اسی طرح امام مسلم نے روایت فرمائی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَقْتُلُهَا أَوْلَی الطَّائِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ.

مسلمانوں کے تفریق کے وقت دو جماعتوں میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہوگی وہ اس فرقہ کو قتل کرے گی۔

(صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب ذکر الخوارج و صفاتهم رقم الحدیث:3423، ص 475)

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

اقرب الطائفتین من الحق۔

یعنی دو جماعتوں میں سے جو اس کو قتل کرے گی وہ حق کے زیادہ قریب ہوگی۔

(صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب ذکر الخوارج و صفاتهم رقم الحدیث:3426، ص 476)

پس میں کہتا ہوں کہ قتل کرنے والا گروہ جو تھا وہ جماعت تھی جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر خروج کیا تھا، اور رہا دوسرا گروہ تو وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت تھی۔ پس یہ ثابت ہوا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کی جماعت بھی حق پر تھی۔ مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی جماعت حق سے

زیادہ قریب تھی۔

اسی طرح ترمذی نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا واھد بہ۔

اے اللہ! معاویہ کو ہادی، مہدی اور ذریعہ ہدایت بنادے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاویۃ بن ابی سفیان، رقم الحدیث: 526/4،3842)

اسی طرح ترمذی نے عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ آپ نے فرمایا: معاویہ کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا کرو! میں نے نبی کریم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! معاویہ کو ہدایت یافتہ اور اس کو ذریعہ ہدایت بنادے!

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاویۃ بن ابی سفیان، رقم الحدیث: 527/4،3843)

پس میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بے شک صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ گمان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں نبی کریم ﷺ کی طرف سے دعا مقبول ہوئی ہے۔ پس آپ نے حضرت معاویہ کے ذکر کو منع فرمایا، مگر یہ کہ بھلائی کے ساتھ کیا جائے اور اسی طرح یہ اس کے لیے بھی حکم ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہے۔

امام بخاری نے ام حرام سے روایت فرمائی ہے، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے:

أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا.

میری امت سے پہلا لشکر جو سمندری جہاد کرے گا اس پر جنت واجب ہے۔

ام حرام کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا کہ

يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا فِيهِمْ؟

کیا میں بھی اس میں شامل ہوں گی؟

فرمایا:

أَنْتِ فِيهِمْ.

ہاں! تو بھی ان میں ہوگی۔

پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ.

میری امت کا وہ گروہ جو سب سے پہلے شہر قیصر میں لڑے گا اس کو بخش دیا گیا ہے۔

میں پوچھا کہ

أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ.

کیا میں اس گروہ میں بھی شامل ہوں گی؟

فرمایا:

لَا.

نہیں۔

(صحیح البخاری کتاب الجهاد و السیر باب ما قیل فی قتال الروم رقم الحدیث:2924 ,2/253)

دوسری روایت میں ہے کہ پس وہ اپنے شوہر کو لے کر عبادہ بن صامت کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے نکلی۔ یہ پہلے ہیں جنھوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کیا۔

(صحیح البخاری کتاب الجهاد والسیر باب فضل من یصرع فی سبیل اللہ فمات فهو منهم رقم الحدیث:2800 ,2/223)

پس اوجبوا کے قول سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی، نجات، بخشش اور کامیابی مراد ہے۔ اور یہ کیوں نہ ہو کہ معاویہ اور اس کی جماعت جو اس جنگ میں شریک تھے ان سب کے لیے جنتی کی گواہی ہے اور یہ شرف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے کافی ہے۔

حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے، آپ نے فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک کا وہ غبار جو حضور ﷺ کے ساتھ جہاد کے موقع پر واقع ہوا وہ بھی عمر بن عبد العزیز سے ہزار گنا افضل ہے۔ (وفیات الاعیان ,3/33)

پس مومن کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ صحابہ سے امیر معاویہ اور ان کے مثل دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر خیر ہی کرے۔ اور جو صحابہ کا اختلاف مروی ہے مناسب نہیں ہے کہ اس کو ظاہر کیا جائے۔ ان کا یہ معاملہ ارحم الراحمین کے سپرد ہے، بے شک وہی مہربان اور معاف فرمانے والا ہے۔

تمت الرسالة